۲۴ ربیع الاوّل، ۱۴۴۴ھ / 21اکتوبر، 2022ء

دُلہن بن کے نکلی

دُعائے محمد ﷺ

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 alnizamia7374429@gmail.com
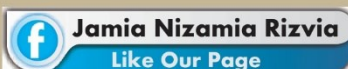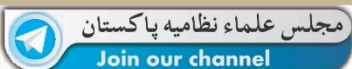
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی ۔[الضحیٰ 93:5]

اللہ عزوجل نے اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو اپنی رحمت کا مظہــر بنایا۔ جــانِ رحمــت ﷺ ربّ تعالیٰ کی شانِ رحمت بتاتے بھی ہیں اور اُس کی رحمت کے جلوے دکھاتے بھی ہیں۔ آپ ﷺ کی شفقت ومہربانی سے اندازہ ہوتا ہے کہ جب یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اِتنے مہربان وکریم ہیں تو خود مالک عزّوجلّ کی شانِ رحمت کا عالم کیا ہو گا۔

جــانِ رحمــت ﷺ کی مہربانیوں کا احساس دلاتے ہوئے خود باری تعالیٰ نے فرمایا: لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۔ ”یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے وہ عظیم الشان رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔“[التوبہ 128:9]

رحمتِ مجسّم ﷺ کی کرم نوازیوں کے مختلف انداز ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ اپنے اُمتیوں کو بہ کثرت دعاؤں سے نوازتے ہیں... پیدا ہوتے ہی اُمّت کو دُعــا سے یاد فرمایا، لامکاں کی بلندیوں اور دیگر مقامات پر دُعاؤں سے نوازا، کسی بچہ کو حصولِ برکت کے لیے حاضر کیا گیا تو اُس کے لیے دعــا کر دی، شادی وغیرہ کی مبارک باد میں دعائیں عطــا فرمائیں، کسی نے خدمت کی تو اُس کے لیے بابِ دُعا کھول دیا، کسی کی کوئی بات پسند آگئی تو اُس کے حق میں باری تعالیٰ سے اِلتجا فرما دی، سنت پر عمل کرنے والوں، حدیث یاد کرکے دوسروں تک پہنچانے والوں اور دیگر بہت سے اعمالِ خیر کرنے والوں کے حق میں دعائیں فرمائیں، کمــالِ رحمت یہ کہ آج بھی اپنی قبــرِ اطہــر میں جلوہ فرما ہو کر دعاؤں سے نواز رہے ہیں اور قیامت کے دن تو بیڑا پار ہی اُن کی دعاؤں سے ہو گا۔

آپ ﷺ کی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں نہایت اعلیٰ شان کے ساتھ قبول ہوتی ہیں... اِدھر اِلتجا پیش ہوتی ہے، اُدھر ربّ تعالیٰ کی طرف سے کرم نوازیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

آج سے قبل دو خطبات میں جانِ رحمت ﷺ کی حسین دعاؤں سے متعلق گفتگو ہو چکی ہے۔[1] یہ عنوان اتنا حسین ہے کہ اِس پر جس قدر گفتگو کی جائے ایمان کو اُتنی ہی تازگی ملتی ہے، چنانچہ آج کے خطبہ میں اِسی عنوان پر کچھ باتیں ذکر کی جائیں گی۔

---

[1] خطبہ بہ عنوان ”بڑھی ناز سے جب دعائے محمد“ دیکھنے کے لیے کلک کریں: https://drive.google.com/file/d/1IIe6B63WuAI_N_B5fojbyR7xy5annd4P/view?usp=sharing

خطبہ بہ عنوان ”وہ دُعا جس کا جوبَن بہارِ قبول“ دیکھنے کے لیے کلک کریں: https://drive.google.com/file/d/1Hn-Sss4mizkosxNckRDqDWuG5tYU2glS/view?usp=sharing

دعائے نبوی حاصل کرنے کی آرزو

صحابۂ کرام علیہم الرضوان، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دُعائیں سنیں اور اُنھیں قبول ہوتے دیکھا، وہ دُعائے نبوی کی بہت آرزو رکھتے اور اچھے کام کرکے آپ ﷺ سے دُعا لینے کی بھرپور کوشش کرتے۔

سیدنا عوف کی آرزو: سیدنا عَوْف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازہ میں شریک تھے، میّت کی خوش نصیبی کہ اُس کے جنازے کی امامت خود امام الانبیا ﷺ فرمارہے تھے، آپ ﷺ نے (تیسری تکبیر کے بعد) مرحوم کے لیے یہ دعائیں کیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ[1] وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ یعنی ”اے اللہ! اِسے بخش دے... اوراِس پر رحم فرما... اور اِسے عافیت عطا فرما (ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رکھ)... اور اِسے معاف فرمادے... اوراِس کی اچھی مہمانی فرما... اوراِس کی قبر وسیع کردے... اور اِسے انواعِ مغفرت کے ذریعے ہر طرح کے گناہوں سے پاک فرمادے... اوراِسے اِس کے دنیاوی گھر سے اچھا گھر اور اِس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے اور اِس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما... اوراِسے جنت میں داخلہ نصیب فرما... اور عذابِ قبر وعذابِ جہنم سے بچالے۔“

یاد رہے کہ نمازِ جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد کوئی بھی دُرودِ پاک پڑھ سکتے ہیں، تاہم نماز والا بہتر ہے اور تیسری تکبیر کے بعد قرآن وسنت میں سکھائی گئی دُعاؤں میں سے کسی کو پڑھنا بہتر ہے، ایک خوب صورت دُعا وہ بھی ہے جو عموماً پڑھی جاتی ہے۔(بہارِ شریعت)

سیدنا عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی دُعا کی وجہ سے میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ کاش مَیں مَر گیا ہوتا! یہاں میری نعش پڑی ہوتی! سرکارِ دوعالم ﷺ میرا جنازہ پڑھاتے اور یہ دُعائیں مجھے نصیب ہوتیں۔[2] (صحیح مسلم، حدیث: 963)

سیدنا عوف رضی اللہ عنہ کے اِس ارشاد سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اپنی جان سے بھی زیادہ دعائے نبوی کی آرزو ہونی چاہیے۔

---

[1] (وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ) أَيْ: طَهِّرْ مِنَ الذُّنُوبِ بِأَنْوَاعِ الْمَغْفِرَةِ كَمَا أَنَّ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ أَنْوَاعُ الْمُطَهِّرَاتِ مِنَ الدَّنَسِ. (وَنَقِّهٖ) (مِنَ الْخَطَايَا) تَأْكِيدٌ لِمَا قَبْلَهٗ (كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ) تَشْبِيهٌ لِلْمَعْقُولِ بِالْمَحْسُوسِ، وَهُوَ تَأْكِيدٌ لِمَا قَبْلَهٗ. أَوِ الْمُرَادُ بِأَحَدِهِمَا الصَّغَائِرُ، وَبِالْآخَرِ الْكَبَائِرُ. أَوِ الْمُرَادُ بِأَحَدِهِمَا حَقُّ اللهِ، وَبِالْآخَرِ حَقُّ الْعِبَادِ. (مرقاۃ المفاتیح، ملتقطا)

[2] مصیبت سے تنگ آکر موت کی تمنا کرنا ممنوع ہے، تاہم ایسی سعادت حاصل کرنے کے لیے موت کی آرزو کرنے میں حرج نہیں۔

دُعا پانے والے... سیدنا عبد اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ عَنْہ

صحابیِ رسول ﷺ سیدنا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی بچے تھے کہ اُن کی والدہ ماجدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُنھیں رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہ میں لائیں، راوی کہتے ہیں: فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ۔[1] وفی روایۃ: وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ۔[2] رسول اللہ ﷺ نے اُن کے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور اُنھیں برکت کی دُعا سے نوازا۔

بہت مرتبہ ایسا ہوتا کہ جب سیدنا عبد اللہ بن ہشام بازار جاکر غلہ کی تجارت کرتے تو سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا عبد اللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن سے کہتے: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ۔ ہمیں بھی (اپنی تجارت میں) شریک کرلیجیے (اپنے مال میں ہمارا مال شامل کرکے تجارت کیجیے، آپ کو تو ضرور نفع ہونا ہے)؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دُعا فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ اُن کا مال بھی شامل کرکے تجارت کرتے۔ (دعائے نبوی کی برکت سے) بعض اوقات اُنھیں اُونٹ پر لادے جانے والے بوجھ کے برابر (بہت زیادہ) نفع حاصل ہوتا۔ (صحیح بخاری، حدیث:2368)

دُعا پانے والے... سیدنا عُروہ بارِقی رَضِیَ اللہُ عَنْہ

نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عُروہ بارِقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دینار (سونے کا سکّہ) دیا کہ میرے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ اُنھوں نے اُس دینار کی دو بکریاں خریدیں، پھر اُن میں سے ایک بکری ایک دینار کے عوض فروخت کردی... تجارت کے ذریعے نفع حاصل کیا، بارگاہِ اقدس میں دینار بھی واپس لے آئے اور بکری بھی خرید لائے۔

راوی کہتے ہیں: فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے اُن کے لیے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں اُن کی تجارت میں برکت عطا فرمائے۔ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ۔ (دعائے نبوی سے اُنھیں ایسی برکت نصیب تھی کہ) اگر وہ مٹی خریدتے تو اُس میں بھی نفع حاصل ہوجاتا۔ (صحیح بخاری، حدیث:3642)

اِن دُعاؤں سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں "برکت" کی اہمیّت کو سمجھنا چاہیے اور وہ کام کرنے چاہییں جن سے برکت نصیب ہوتی ہے؛ کیونکہ زیادہ ہو، مگر کام نہ آئے... ڈاکو لے جائیں، ڈاکٹرز کی فیسوں پر خرچ ہوجائے، عیاشیوں میں برباد ہوجائے اور آخرت کے لیے کچھ نہ کماسکیں تو سب بے فائدہ ہے... لیکن برکت والا ہو... بامقصد کاموں میں استعمال ہو اور آخرت کا سرمایہ بنے تو بہت بڑی نعمت ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، حدیث:2368

[2] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، رقم:896

دعا پانے والے... سیدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مدینہ منوّرہ میں جلوہ فرما ہوئے اُس وقت پرُوَرْدَۂ آغوشِ نبوّت، خادمِ رسول، ابو حمزہ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تقریباً دس سال تھی، آپ کی والدہ سیدتنا اُمّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیر کے کاموں میں پیش پیش رہنے والی صحابیات سے تھیں، ابتدائی سالوں میں اُن کے مالی حالات ناساز گار تھے۔[1] اُنھوں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ رِجَالَ الْأَنْصَارِ وَنِسَاءَهُمْ قَدْ أَتْحَفُوْكَ غَيْرِيْ، وَإِنِّيْ لَمْ أَجِدْ مَا أُتْحِفُكَ بِهٖ إِلَّا بُنَيَّ هٰذَا، فَاقْبَلْهُ مِنِّيْ يَخْدِمُكَ مَا بَدَا لَكَ۔ یعنی یارسول اللہ! میرے علاوہ تمام انصاری صحابہ و صحابیات نے آپ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرنے کی سعادت پائی ہے، میرے پاس اور تو کوئی نذر نہیں، تاہم میرا پیارا بیٹا انس قبول فرمالیجیے! یہ جب تک آپ چاہیں آپ کی خدمت کرے گا۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس سال تک رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خادمِ خاص رہنے کی سعادت نصیب ہوئی (اور اِس دوران جانِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بے حد شفقتیں حاصل رہیں)۔ (المعجم الاوسط، حدیث: 5991)

سبحان اللہ! سیدتنا اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان کتنا مضبوط تھا اور ایمانی جذبات کیسے حسین تھے کہ اُنھوں نے خود کو بھی دین کے لیے وقف کر رکھا تھا، ساتھ میں اسلام کی خدمت اور بانیٔ اسلام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اِظہارِ محبت کے لیے اپنے بیٹے کو بھی وقف کر دیا، یہ جذبہ ہمارے لیے لائقِ تقلید ہے کہ ہمیں بھی اپنے گھر والوں میں سے کم از کم ایک فرد کو تو دین کے لیے منتخب کرنا چاہیے جو دین سیکھے، پھر گھر والوں اور دیگر کو سکھائے، اپنی بھی دنیا و آخرت سنوارے اور ہمارے لیے بھی سعادتِ دارَین کا ذریعہ بنے۔

ایک موقع پر سیدتنا اُمّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بارگاہِ اقدس میں عرض کی کہ اَنَس کے لیے دُعا فرمائیے! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں کئی حسین دُعائیں کیں: «اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتَهٗ۔»[2] وفی روایۃ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَأَطِلْ عُمُرَهٗ وَاغْفِرْ ذَنْبَهٗ۔[3] وفی روایۃٍ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔[4] تمام دعاؤں کا مفہوم یہ کہ "اے اللہ!

---

[1] گھر کی مالی حالت یہ تھی کہ سیدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: أَزَّرَتْنِيْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِيْ بِنِصْفِهٖ۔ والدہ نے اپنا دوپٹا پھاڑ کر آدھے کا مجھے تہبند بنا دیا اور آدھے کی چادر بنا دی۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2481)

[2] صحیح بخاری، حدیث: 6344۔ صحیح مسلم، حدیث: 2481

[3] الطبقات الکبری، ج: 7، ص: 14، دار الکتب العلمیۃ

[4] مسند عبد بن حمید، حدیث: 1255۔ تاریخ دمشق، ج: 9، ص: 346، دار الفکر۔

انس کے مال کو بھی زیادہ فرمادے، اِس کی اولاد کو بھی کثیر فرمادے اور اِس کی عمر بھی طویل فرمادے... جو نعمت بھی تُو اِسے دے اُس میں برکت عطا فرما، اِس کی بخشش بھی فرما اور اِسے جنت میں داخلہ بھی عطا فرمانا۔"

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ۔ رسول اللہ ﷺ (کا دریائے رحمت یوں جوش پر آیا کہ آپ) نے میرے حق میں دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کی دُعا فرمائی۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1982)

اللہ تعالیٰ نے یہ تمام دعائیں قبول فرمائیں۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ۔ یعنی دُنیا کی بھلائی کے لیے آپ ﷺ نے جو دعائیں فرمائی تھیں اُن کی قبولیت اور اثرات مَیں نے زندگی میں ہی دیکھ لیے ہیں (دولت بھی وسیع ہے، اولاد بھی کثیر ہے، عمر بھی طویل ہے اور ہر نعمت میں برکت بھی نصیب ہے) اور آخرت کے لیے جو دُعا فرمائی تھی قوی اُمید ہے کہ وہ بھی مقبول ہے (بخشش بھی ہو جائے گی اور جنت بھی نصیب ہو گی)۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2481)

- عمر میں ایسی برکت ہوئی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 91ھ میں عراق کے شہر بصرہ میں ہوا، اِس وقت آپ کی عمر شریف 103 سال تھی اور بصرہ میں قیام کرنے والے صحابہ میں سب سے آخر میں آپ ہی کا وصال ہوا۔ [1]
- اولاد میں ایسی برکت ہوئی کہ صحیح بخاری شریف کے مطابق وصال سے تقریباً پندرہ سال پہلے 75ھ میں آپ کی اولاد [2] میں سے 120 سے زیادہ حضرات وفات پا چکے تھے، [3] جب کہ 100 سے زائد موجود تھے۔ [4]
- مال میں ایسی برکت عطا ہوئی کہ انصار صحابہ علیہم الرضوان میں سب سے زیادہ مال دار آپ ہی تھے۔ [5] باقی سب باغ ایک سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے ہیں، مگر آپ کے باغ میں دو مرتبہ پھل لگتے تھے۔ [6]

---

[1] وَهُوَ آخِرُ مَنْ مَاتَ بِالْبَصْرَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَتِسْعِينَ، وَلَهُ مِنَ الْعُمُرِ مِائَةٌ وَثَلَاثُ سِنِينَ، وَقِيلَ: تِسْعٌ وَتِسْعُونَ سَنَةً۔ (مرقاۃ)

[2] شیخ قاری علیہ الرحمہ نے "مرقاۃ المفاتیح" میں اختیار کیا کہ اِس تعداد میں آپ کے پوتے، نواسے وغیرہ بھی شامل ہیں، جب کہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے "عمدۃ القاری" میں اختیار کیا کہ یہ تعداد صُلبی اولاد کی ہے، پوتے نواسے وغیرہ اِس کے علاوہ ہیں۔

[3] وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ۔ (صحیح البخاری: 1881)

[4] وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ۔ (صحیح مسلم: 2481)

[5] آپ رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا: فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا۔ (صحیح البخاری: 1881)

[6] آپ نے خود فرمایا: «وَإِنَّ أَرْضِي لَيُثْمِرُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَمَا فِي الْبَلَدِ شَيْءٌ يُثْمِرُ مَرَّتَيْنِ غَيْرَهَا۔» (المعجم الکبیر، حدیث: 710)
مشہور تابعی ابو العالیہ رفیع علیہ الرحمہ نے فرمایا: وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ۔ آپ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور اُس میں ایک گھاس تھی جس سے کستوری کی خوشبو آتی۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3833)

تربیت: سیدنا انس اور آپ کی والدہ سیدتنا اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاز مندیوں اور جانِ عالَم ﷺ کی کرم نوازیوں سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے:

⟸ ہر اُمتی کو اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ میں تحائف پیش کرتے رہنا چاہیے... کبھی خدمتِ دین کے لیے مال خرچ کرکے، کبھی دینِ متین کی اِشاعت کے لیے اپنا وقت اور صلاحیت پیش کرکے، کبھی صحیح العقیدہ ساداتِ کرام کی خدمت کرکے، کبھی بے سہارا مسلمانوں کی مدد کرکے، کبھی محفل سجاکے، نیز نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ باادب دُرود و سلام پیش کرکے... بہت ہی عمدہ تحفہ کی ایک صورت وہ بھی ہے کہ جسے سیدتنا اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہانے اختیار کیا کہ اپنا بیٹا خدمتِ اقدس میں پیش کردیا۔

⟸ نبی کریم ﷺ دل سے خدمت گزاری کرنے والوں کو ایسا نوازتے ہیں کہ دنیا و آخرت کی ضرورتیں بھی پوری ہو جاتی ہیں اور عزت و سرفرازی بھی نصیب ہو جاتی ہے۔

⟸ سیدِ عالَم ﷺ نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال میں اِضافہ، اولاد کی کثرت اور لمبی زندگی کی دُعا سے نوازنے کے ساتھ ساتھ برکت کی دُعا بھی دی؛ اِس سے برکت کی اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے۔

⟸ مال و دولت وسیع ہونا بُرا نہیں، البتہ اگر دولت انسان کو اللہ کے احکام سے غافل کردے اور فتنے میں مبتلا کردے تو بہت بڑی آفت ہے۔ دولت عطا ہو تو اُسے ویسے استعمال کرنا چاہیے جیسے سیدنا عثمانِ غنی، سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف اور سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے استعمال کیا۔

دُعا پانے والے... تُجِیْب کے ایک خوش نصیب جوان رضی اللہ عنہ

ہجرت کے نویں سال یمن کے قبیلہ تُجِیْب کا تیرہ افراد پر مشتمل ایک وفد اپنی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اِن حضرات کے ایمانی جذبات اور غلامی سے رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اُن کی بہترین میزبانی فرمائی، واپسی پر وفد کے تمام افراد کو تحائف عطا کرکے پوچھا: ''کوئی باقی تو نہیں رہ گیا؟'' اُنھوں نے بتایا کہ ہم نے سب سے کم عمر جوان کو اپنی سواریوں کے پاس ٹھہرایا ہے، وہ باقی ہے۔ فرمایا: ''اُسے بھی ہمارے پاس بھیجو۔'' چنانچہ اُس جوان نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمارے وفد کے تمام افراد کی حاجتیں پوری کی ہیں، میری حاجت بھی پوری کردیجیے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وَمَا حَاجَتُكَ؟ تمھاری کیا حاجت ہے؟ اُس نے کہا: تَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَغْفِرَ لِيْ وَيَرْحَمَنِيْ وَيَجْعَلَ غِنَايَ فِيْ قَلْبِيْ. یعنی میرے لیے تین دعائیں کردیجیے:

- اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے۔
- اللہ کریم مجھ پر رحمت فرمائے۔
- رب تعالیٰ میرے دل کو مال دار کردے (میرے دل کو دُنیا کے لالچ سے پاک فرمادے اور قناعت عطا فرمائے)۔

چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ۔ ”اِلٰہی اِسے بخش دے… اور اِس پر رحمت فرما… اور اِس کے دل کو غنی فرمادے۔“

آئندہ سال حج کے دنوں میں منٰی میں اُس کے قبیلہ کے کچھ افراد کی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُس جوان کے بارے میں پوچھا کہ اُس کا کیا حال ہے؟ اُنھوں نے بتایا: مَا رَأَيْنَا مِثْلَهٗ أَقْنَعَ مِنْهُ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ۔ جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے پر خوش ہے اور قناعت کرتا ہے ایسے ہم نے کسی اور کو نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: إِنِّيْ لَأَرْجُو أَنْ يَّمُوْتَ[1] جَمِيْعًا۔ یعنی ”مجھے اُمید ہے کہ (وہ اِسی طرح دل کا غنی رہے گا اور) اُسے ایسی حالت میں موت آئے گی کہ اُس کا دل دُنیا کے غموں سے پاک ہوگا۔“ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج:1، ص:245، دار الکتب العلمیۃ)

چنانچہ دُعائے نبوی کی برکت سے اُسے زندگی بھر قناعت نصیب رہی۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وصالِ اقدس ہوا اور بہت سے یمنی مرتدّ ہوئے تو اُس جوان نے اُنھیں اسلام پر قائم رہنے اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے کی خوب نصیحتیں کیں۔[2]

تربیت: اِس خوش نصیب جوان نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بہت بڑی دُعا کروائی تھی، جس کی برکتیں اُنھوں نے پوری زندگی سمیٹیں اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

دل کی مال داری بہت بڑی دولت ہے… یہ نصیب ہو جائے تو انسان خالی ہاتھ بھی نہایت پُر سکون رہتا ہے اور دل کی قناعت میسر نہ ہو تو پوری دُنیا کی دولت جمع کرنے کے باوجود بھی انسان محتاج اور غریب ہی رہتا ہے؛ کیونکہ اُسے مزید کا لالچ پریشان رکھتا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ ہے کہ سیدِ انس و جاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ» یعنی ”اگر انسان کے پاس مال کی دو (۲) وادیاں ہوں تب بھی وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے، تاہم جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اُس پر کرم فرماتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث:6436)

ہمیں چاہیے کہ قناعت حاصل ہونے کی دُعا بھی کریں اور اِس کے لیے کوشش بھی جاری رکھیں۔

---

[1] فی الطبقات بصیغۃ الجمع ”نموت“، وفی سائر الکتب بصیغۃ الغائب ”یموت“۔

[2] فَعَاشَ ذٰلِكَ الْغُلَامُ فِيْنَا عَلٰى أَفْضَلِ حَالٍ وَأَزْهَدِهٖ فِي الدُّنْيَا وَأَقْنَعِهٖ بِمَا رُزِقَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَامَ فِيْ قَوْمِهٖ فَذَكَّرَهُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَذْكُرُهٗ وَيَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى بَلَغَهٗ حَالُهٗ وَمَا قَامَ بِهٖ، فَكَتَبَ إِلٰى زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ يُوْصِيْهِ بِهٖ خَيْرًا۔ (الزرقانی علی المواھب، سبل الھدیٰ والرشاد، عیون الأثر)

حرفِ آخر

نبی کریم ﷺ کی دُعائیں مقبول ہیں... ایسا کیوں نہ ہو! ربّ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اُن کی رضا پوری کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاد ہے: وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيكَ رَبُّكَ فَتَرۡضَىٰٓ ۔ "اور یقیناً عن قریب آپ کا رب آپ کو (دُنیا و آخرت میں) اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔" [الضحیٰ 93:5]

امامِ اہلِ سنت، پیکرِ عشق و محبت علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا:

جِلَو میں اِجابت خَوَاصِی میں رحمت
بڑھی کس تُزک سے دُعائے محمد [1]

اِجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد [2]

آپ ﷺ پیاروں کے لیے دُعائے خیر فرماتے ہیں تو بھی قبول ہوتی ہے اور دشمنانِ اسلام کے خلاف دعائے جلال فرماتے ہیں تو بھی قبول ہوتی ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان جہاں آپ ﷺ کی دُعائے خیر حاصل کرنے کی تمنا رکھتے تھے، وہیں ناراضی سے حد درجہ ڈرتے اور دعائے جلال سے خوف زدہ رہتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعوتِ اسلام کے لیے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو خطوط بھیجے، کلبِ ایران کِسریٰ کو بھی نامہ مبارک روانہ فرمایا، اُس وقت ایران سپر پاور تھا، کِسریٰ نے طاقت کے گھمنڈ میں آپ ﷺ کے مبارک خط کو پھاڑ دیا۔ صحیح بخاری میں ہے:

---

[1] جِلَو: (ایک معنیٰ) معیّت / ساتھ۔ اِجَابَتْ: قبولیّت۔ خَوَاصِی: ہمراہی۔ تُزُک: شان و شوکت۔ یعنی سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُعا کس شان و شوکت کے ساتھ بارگاہِ ربّ العزت کی طرف جاتی ہے کہ قبولیت اور رحمت اُس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ (اِدھر دعا کرتے ہیں، اُدھر مقبول ہو جاتی ہے)

[2] یعنی دعائے محبوب جب بارگاہِ ربّ العزت کی طرف بڑھتی ہے تو اُسے ایسا اِعزاز عطا کیا جاتا ہے کہ گویا وہ دلہن ہے، جس کے سر پر قبولیت کا سہرا سجا ہے اور عنایت و رحمت کا جوڑا زیبِ تن ہے۔

پوری نعت ملاحظہ کرنے کے لیے کلک کریں: https://scholar.ziaetaiba.com/ur/poetry/zahe-izzat-o-aitlaye-muhammad

«فَدَعَا عَلَيۡهِمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ أَنۡ يُمَزَّقُوۡا كُلَّ مُمَزَّقٍ.» یعنی رسول اللہ ﷺ نے دُعائے جلال فرمائی کہ ایرانی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اُن کی طاقت وجمعیت پوری طرح منتشر ہو جائے۔(صحیح بخاری، حدیث:4162) چنانچہ چھ ماہ میں کلبِ ایران کسریٰ مارا گیا اور کچھ ہی سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ایرانی حکومت کو ریاستِ مدینہ کے سامنے ڈھیر فرمادیا۔

گزشتہ دنوں خیبر پختون خواہ میں ایک نہایت ناخوش گوار سانحہ ہوا، جس کا تصوّر کرکے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیبِ مکرم ﷺ کی ناراضی سے ڈر آنے لگتا ہے۔

16 اکتوبر کو تحریکِ لبیک پاکستان کی طرف سے جلوسِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام تھا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول اپنے آقا کریم ﷺ سے اِظہارِ محبت کے لیے شریک تھے، جلوس نہایت پُر امن طریقے سے حکومتی ہدایات کے مطابق مقررہ حد سے بھی کچھ کلومیٹرز پہلے اختتام پذیر ہو گیا... مگر نہ جانے کے۔پی۔کے۔ کی حکومت کو کیا سوجھی کہ جلوس ختم ہونے کے بعد واپس پلٹتے نہتے عاشقانِ رسول ﷺ پر نہ صرف بے تحاشا شیلنگ کی گئی، بلکہ خطرناک اسلحہ استعمال کرتے ہوئے متعدد بے گناہ شہریوں کو شہید اور زخمی کر دیا گیا۔ شہدا کی حالت سے معلوم ہوتا ہے منصوبہ بندی کے ساتھ نشانہ بنا کر اُنھیں گولیاں ماری گئیں۔

اِس افسوس ناک واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ اکابر علماء ومشائخِ اہلِ سنت نے پاکستان بنایا اور اہلِ سنت ہمیشہ ملک کے وفادار رہے ہیں، اِس طرح نہتے شہریوں کو نشانہ بنانے کی مثال کشمیر یا فلسطین جیسے مقبوضہ ممالک میں ہی مل سکتی ہے۔

ظلم بر ظلم یہ کہ تاحال حکومتی ذمہ داروں کی طرف سے اِس واقعہ میں ملوّث مجرموں کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی گئی۔ حکومت اور ریاستی اِداروں پر لازم ہے کہ فوری طور پر اِس واقعہ کے ذمہ داران کا تعیّن کرکے اُن کے خلاف قانونی کارروائی کریں؛ تاکہ ملک میں مزید انتشار نہ ہو۔

یہ سانحہ اُس صوبہ میں پیش آیا ہے جہاں ریاستِ مدینہ کی باتیں کرنے والوں کی حکومت ہے، کیا ریاستِ مدینہ میں شہریوں کے ساتھ اِس سلوک کا تصور کیا جاسکتا ہے؟ ریاستِ مدینہ کی بات کرتے ہوئے والیٔ مدینہ ﷺ کی ناراضی اور دُعائے جلال سے ڈرنا چاہیے کہ کہ اُن کی اُمّت کے بے گناہ اور نہتے افراد پر گولیاں برسا کر کتنا گھناؤنا جرم کر رہے ہیں۔

ریاست کی کمزوری سے کہیں بھی قتل ہو وقت کا حاکم دنیا میں بھی اُس کا جواب دہ ہے اور قیامت کے دن بھی اُس سے اِس بارے میں سوال ہو گا۔ سیدنا جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رحمتِ کونین ﷺ سے روایت کیا: يَجِيءُ الْمَقْتُوۡلُ بِقَاتِلِهٖ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، فَيَقُوۡلُ: سَلۡ هٰذَا فِيۡمَ قَتَلَنِيۡ؟ فَيَقُوۡلُ: قَتَلۡتُهٗ عَلٰى مُلۡكِ فُلَانٍ. مقتول قیامت کے دن اپنے قاتل کو بارگاہِ اِلٰہی میں حاضر

کر کے کہے گا:"اے اللہ! اِس سے پوچھ، اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟" قاتل کہے گا: مَیں نے فلاں کی حکومت میں قتل کیا تھا (اُس کی مدد یا اُس کے نظام کی کمزوری کی وجہ سے مجھے یہ جرأت ہوئی تھی)۔ (سنن نسائی، حدیث: 3898)

اللہ تعالیٰ زبانِ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نکلنے والی مبارک دعاؤں کے صدقے میں ہماری بخشش و مغفرت فرمائے اور ہمیں محبت واِطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توفیق سے نوازے۔ ربّ تعالیٰ سانحہ حویلیاں کے شہدا کے درجات بلند فرمائے، زخمیوں کو صحت یاب کرے اور تمام پریشان حال مسلمانوں کو خوشیاں عطا فرمائے۔ اللہ کریم سیلاب زدگان کی مشکلات کو آسان فرمائے اور ہمیں اُن کی مدد کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ مالکِ قدّوس مُلکِ پاکستان کو ہر قسم کے بحرانوں سے نجات دے اور کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر کے دیگر مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم